ایک بکرے میں دو بچوں کا عقیقہ کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13226

تاریخ اجراء: 28 جمادی الثانی 1445ھ/11 جنوری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک ہی بکرا اگر دو بیٹیوں کی طرف سے عقیقے میں قربان کیا جائے، تو کیا عقیقہ ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عقیقہ کے احکام چونکہ قربانی کے احکام ہی کی مثل ہیں، اور قربانی میں چھوٹا جانور (یعنی بکرا، بکری) دو یا دو سے زیادہ افراد کی طرف سے قربان نہیں ہو سکتا، چھوٹے جانور میں حصے نہیں ہو سکتے، بالکل اسی طرح عقیقے کے بکرے میں بھی ایک سے زیادہ حصے نہیں ہو سکتے، لہذا اگر کسی شخص نے ایک ہی بکرے سے اپنی دو بیٹیوں کا عقیقہ کیا، تو اس صورت میں دونوں بیٹیوں میں سے کسی ایک کی بھی عقیقے کی سنت ادا نہ ہوئی۔

ایک بکری کی قربانی ایک شخص ہی کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ چنانچہ مرقاۃ شرحِ مشکوۃ میں ہے: "الغنم الواحد لا یکفی عن اثنین فصاعدا" یعنی دو اور دو سے زیادہ افراد کی طرف سے ایک بکری کفایت نہیں کرتی۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج03، ص1079، دار الفکر، بیروت)

بنایہ شرحِ ہدایہ میں ہے: "واعلم ان الشاۃ لا تجزئ الا عن واحد۔۔۔۔وقد روی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال الشاۃ عن واحد" یعنی جان لو کہ ایک بکری صرف ایک شخص ہی کی طرف سے کافی ہو گی اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک بکری ایک ہی کی طرف سے (جائز) ہے۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الاضحیۃ، ج12، ص14-15، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ملتقطاً)

عقیقہ کے احکام قربانی کی طرح ہیں۔ جیسا کہ امام ترمذی علیہ الرحمہ سننِ ترمذی میں نقل فرماتے ہیں: "**قالوا: لا يجزئ في العقيقة من الشاة إلا ما يجزئ في الأضحية**" یعنی فقہائے کرام نے فرمایا کہ عقیقہ میں وہی بکری ذبح کی جا سکتی ہے جس کی قربانی جائز ہو۔ (الجامع الصحیح سنن الترمذي، باب من العقیقۃ، ج04، ص101، مصر)

مرآۃ المناجیح میں ہے: ”عقیقہ کے احکام قربانی کی طرح ہیں کہ عقیقہ کی بکری ایک سال سے کم نہ ہو، گائے دو سال سے اور اونٹ پانچ سال سے، **نیز بکری صرف ایک کی طرف سے ہو سکتی ہے**، گائے اونٹ میں سات عقیقہ ہو سکتے ہیں، اس طرح کہ لڑکے کے دو حصے لڑکی کے لیے گائے وغیرہ کا ایک حصہ۔“ (مرآۃ المناجیح، ج06، ص02، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

عقیقے کے احکام بیان کرتے ہوئے علامہ شامی علیہ الرحمہ فتاویٰ شامی میں نقل فرماتے ہیں: ”وھي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى۔“ یعنی بچہ اور بچی کا عقیقہ ایسی بکری سے ہو سکتا ہے جس کی قربانی جائز ہو۔ (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الاضحیۃ، ج09، ص554، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”**احکام عقیقہ مثل قربانی ہیں**، اعضا سلامت ہوں، بکرا بکری ایک سال سے کم کی جائز نہیں، بھیڑ، مینڈھا چھ مہینہ کا بھی ہو سکتا ہے جبکہ اتنا تازہ وفربہ ہو کہ سال بھر والوں میں ملادیں تو دور سے متمیز نہ ہو۔“ (فتاوی رضویہ، ج20، ص584، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”عقیقہ کے احکام مثل اضحیہ ہیں۔ اس سے بھی مثل اضحیہ تقرب الی اللہ عزوجل مقصود ہوتا ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج20، ص501، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاویٰ نوریہ میں ہے: ”**عقیقہ میں ایک لڑکے کے لیے ایک بکری یا گائے کا ساتواں حصہ جائز ہے** اور بہتر یہ ہے کہ ایک لڑکے کے عقیقے میں دو بکریاں یا گائے کے دو حصے چاہیے۔“ (فتاوی نوریہ، ج03، ص504، دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ)

بہارِ شریعت میں ہے: ”عقیقہ کا جانور انھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔“ (بہارِ شریعت، ج03، ص357، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم